پولیو مہم ایک نظر میں!

تحریر
جناب ڈاکٹر ابو عدنان سہیل

اقوام متحدہ کے ادارہ ''یونیسیف'' کی زیر نگرانی ۱۹۸۵ء سے پاکستان کے طول وعرض میں مرض پولیو کے انسداد کے لیے ٹیکے لگانے اور اس کے ڈراپس پلانے کی مہم نہایت زور وشور اور جوش وخروش کے ساتھ جاری ہے۔اس طرح اب تک بلا مبالغہ اربوں ڈالر اس مہم پر خرچ کئے جا چکے ہیں۔جب کہ اس سے کہیں زیادہ خطرناک اور جان لیوا بیماریاں جیسے ٹی بی، کینسر، ایڈز وغیرہ کے ذریعہ پاکستان سمیت دیگر ممالک میں لاکھوں لوگ ہر سال لقمہ اجل بن جاتے ہیں،ان کے خلاف انسداد پولیو جیسی زبردست مہم اور ان پر اتنی خطیر رقم کیوں خرچ نہیں کی جاتی؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جو عوام الناس کے ذہنوں میں پولیو مہم کے سلسلے میں شکوک وشبہات اور اندیشہ ہائے دور دراز پیدا کرنے کا باعث ہے۔خصوصاً جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ پولیو ڈراپس پلانے کی یہ زبردست مہم یہودی ممالک ''اسرائیل'' کے علاوہ پوری دنیا خصوصاً ایشیائی ممالک میں انتہائی زور وشور سے جاری ہے اور پاک وہند، بنگلہ دیش اور عرب ممالک جیسے کثیر مسلم آبادی والے ملکوں میں اس پر پورا زور صرف کیا جارہا ہے۔ایسی صورت میں ذہن میں یہ سوال پیدا ہونا لازمی ہے کہ مال کے حریص یہودی اور عیسائی اس مہم پر اربوں کھربوں ڈالر آخر کیوں خرچ کر رہے ہیں؟ یہ عالم اسلام اور باقی دنیا کے خلاف کوئی خطرناک سازش تو نہیں؟ اس کے علاوہ غور طلب بات یہ بھی ہے کہ دور ماضی میں ملیریا اور چیچک کے خاتمے کے لیے ٹیکے لگائے گئے تھے۔کیا ان کے نتیجہ میں یہ بیماریاں اب معدوم ہو چکی ہیں؟ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے۔

عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ میڈیا میں شائع ہو چکی ہے۔پوری دنیا میں صرف **600** بچے پولیو کا شکار پائے گئے جب کہ ٹی بی، ایڈز، ملیریا، چیچک اور سرطان یعنی کینسر وغیرہ میں مبتلا افراد کی تعداد ہزاروں اور لاکھوں میں ہے۔پھر بھی پولیو کو ختم کرنے کے لئے اربوں کھربوں ڈالر بے تکلف خرچ کئے جارہے ہیں جب کہ مذکورہ بالا سنگین امراض کی دوائیں روز بروز مہنگی اور عوام کی دسترس سے باہر ہوتی جارہی ہیں۔صورت حال یہ ہے کہ ''میڈیا'' میں چھپ رہی خبروں کے مطابق پولیو کی متعدد خوراکیں پلوانے کے باوجود بہت سے بچے پولیو کا شکار ہوگئے۔

ایک انگریزی اخبار کے مطابق بھارت کے صوبہ بہار کے **18** اضلاع میں **2003** میں پولیو کے اٹھارہ معاملے سامنے آئے تھے۔اس کے بعد جب وہاں پولیو ڈراپس پلانے کی مہم تیز تر کر دی گئی تو اس کے ایک سال بعد **2004** میں پولیو میں مبتلا ہونے والے بچوں کی تعداد کم ہونے کے بجائے بڑھ کر **41** ہوگئی، کیا یہ انکشاف پولیو ڈراپس پلانے کی اس زبردست مہم کی قلعی کھول دینے کے لئے کافی نہیں؟

جہاں تک پولیو ڈراپس پلانے کی یونیسیف کی تیار کردہ حکمت عملی اور اس کے نتائج کی بات ہے تو یہ جان کر حیرت ہوتی ہے کہ جب **1985**ء میں عالمی سطح پر پانچ سال کے بچوں کو پولیو ڈراپس پلانے کا آغاز کیا گیا تھا،تو اس مہم کا نعرہ تھا ''ایک بوند زندگی میں ایک بار'' اور اب یہ نعرہ بدل دیا گیا ہے ''دو بوند پولیو ڈراپس کی ہر بار'' اس طرح اب سال بھر میں تقریباً **40** بار سے بھی زائد یہ خوراک پانچ سال تک کے بچوں کو پلائی جارہی ہے۔آخر ایسا کیوں؟

ایک سوال اور ذہن میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ اقوام متحدہ کا ذیلی ادارہ برائے بہبود اطفال ''یونیسیف'' جو پاکستان کے پولیو کا نگران اور ذمہ دار ہے اور وہ اس پر اب تک اربوں ڈالر خرچ کر چکا ہے۔اس ادارہ کی انسانی ہمدردی، بچوں کی فلاح اور بہبود کا اندازہ اس بات سے لگا یا جا سکتا ہے کہ ۱۹۹۱ء کی پہلی خلیجی جنگ کے بعد سے اقوام متحدہ نے صدام حسین کے دور اقتدار کے آخر تک عراق میں ضروری اور جان بچانے والی ادویات پہنچنے نہ دینے کی پابندی لگا رکھی تھی، جس کی وجہ سے وہاں اس تمام عرصہ میں پانچ لاکھ سے زائد بچے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہونے کے بعد مطلوبہ ادویہ نہ ملنے سے فوت ہو گئے۔ ''سوڈان'' میں دوائیں بنانے کی فیکٹری قائم کی گئی، تاکہ آئندہ دواؤں سے محروم عراقی بچوں کو موت سے بچایا جاسکے تو امریکہ نے اس فیکٹری پر بم برسا کر تباہ وبرباد کر دیا۔اتنے بڑے پیمانے پر بچوں کے قاتلوں کو دنیا کے چند بچوں کے معذور ہونے سے بچانے کی فکر کہاں سے لاحق ہوگئی؟ اس بات پر سنجیدگی سے غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے!

عالمی ادارہ صحت جو خالصتاً ایک ''صیہونی ادارہ'' ہے اور صیہونیت کی عالمی تنظیم زنجری (**ZENGERY**) کا ایک اہم ترین شعبہ ہے۔اس کے طبی بلیٹن جلد ۴۷: صفحہ ۹۵۲ (۱۹۷۲ء) کا حوالہ دیتے ہوئے یورپ کے ایک ڈاکٹر ''الین کیمپ بیل'' رقمطراز ہیں:

''ٹیکوں کے ذریعہ بیماریوں کا مقابلہ کرنے کے نام پر عالمی ادارہ صحت ہمارے قدرتی دفاعی نظام کو برباد کرنے پر تلا ہوا ہے۔ایسا لگتا ہے کہ وہ زمین سے انسانوں کے وجود ہی کو ختم کر دینا چاہتا ہے''۔

''ڈاکٹر الین کیمپ بیل'' جو کہ میڈیسن میں ایم ڈی ہیں انہوں نے اس بات کا بھی انکشاف کیا ہے کہ ''ایڈز وائرس'' انسانوں کے لئے لیبارٹری میں ہی بنایا گیا ہے، یعنی وہ (**ENGINEERED GENITICALLY**) وائرس ہے، قدرتی پیداوار جرثومہ نہیں۔اس موضوع پر انہوں نے دو کتابیں لکھی ہیں جن میں سے ایک کتاب کا نام (**AIDS AND THE DOCTOR OF DEATH**) ہے اور دوسری کتاب (**QUEER BLOOD**) کے نام سے مارکیٹ میں آئی ہے۔

ڈاکٹر کیمپ بیل نے لکھا ہے کہ ماضی قریب میں ایک مشہور یہودی سائنس داں جس کا نام ''جوناس ایڈوارڈ سیلک'' تھا، وہ محض ایک اعلیٰ پائے کا بیکٹر یا لوجیسٹ ہی نہیں تھا، بلکہ ایک بہت بڑا یہودی روحانی پیشوا (ربی) بھی تھا جس کا نام آج بھی یہودی ''حاخام'' (علماء یہود اور ربی) بڑی عقیدت واحترام سے لیتے ہیں۔اس نے ۱۹۶۳ء میں امریکہ کے شہر ''کیلی فورنیا'' کے ''لازولہ''

علاقے میں ''سیلک انسٹی ٹیوٹ فار بایولوجیکل اسٹڈیز'' کے نام سے قائم کی تھی، جس کا شمار دنیا کے عظیم الشان بایولوجیکل اداروں میں ہوتا ہے۔ اس ادارہ کا سالانہ بجٹ ایک کروڑ بیس لاکھ ڈالر سے زائد ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ میں چارسو سے زیادہ ''بائیوٹیکنالوجیسٹ'' جنٹک انجینئر اور حیاتی علوم کے سائنس دان شب و روز کام کرتے رہتے ہیں۔ ڈاکٹر کیمپ بیل کے بیان کے مطابق اس یہودی سائنس داں جوناس سیلک نے ہی اس انسٹی ٹیوٹ کے قیام سے چار سال قبل ۱۹۵۵ء میں بھارت اور ''فلپائن'' سے چار ہزار بندر منگوا کر کیلی فورنیا کے ''بلفٹن'' علاقے میں ندی کے کنارے ایک سنسان مگر پر فضا مقام پر واقع اپنی تجربہ گاہ میں ان بندروں پر کئی سطحوں (STAGES) پر متعدد مرحلوں پر مشتمل تجربات کئے تھے، اس کے بعد ان بندروں کے گردوں (KIDNEY) سے حاصل کردہ خلیات (CELLS) سے پولیو (POLIO) کے مشہور عالم ٹیکے VACCINE تیار کرنا اسی یہودی سائنس دان کا کارنامہ ہے۔ اس کے بعد امریکہ نے ''جوناس سیلک'' کے بتائے ہوئے پولیو ویکسین کو ہی عالمی انسداد پولیو مہموں کے لئے لمبے عرصہ تک استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ موجودہ دور میں پولیو ویکسین بنانے والی سب سے بڑی بین الاقوامی دوا ساز کمپنی ''لیڈرلے'' جو یہودیوں کی ہی ملکیت میں ہے وہ ''ریسس'' بندروں کے گردوں سے ہی یہ ویکسین تیار کر رہی ہے۔ اس کمپنی نے ۱۹۶۹ء سے ۱۹۹۹ء تک تیس برسوں میں ساٹھ کروڑ پولیو ڈراپس کی فروخت کا ریکارڈ قائم کیا تھا۔

''پولیو ویکسین'' کے سلسلے میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مغربی ذرائع ابلاغ نے جو اب سب یہودیوں کے قبضہ میں اور انہیں کی ملکیت ہیں، اس حقیقت پر پردہ ڈالنے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ ''امریکی ادارہ تحفظ برائے تدارک امراض'' یعنی (CDC) نے یکم جنوری ۲۰۰۰ء سے پولیو کے خاتمے کے لئے پلائی جانے والی اورلی پولیو ویکسین (OPV) پر امریکہ میں مکمل طور پر پابندی عائد کر رکھی ہے، اس کی وجہ امریکی تحفظ صحت ادارے (CDC) نے یہ بتائی ہے کہ پولیو ویکسین کی ان بوندوں میں مردہ پولیو وائرس کے ساتھ پولیو کچھ زندہ وائرس بھی پائے گئے ہیں (جو کہ قصداً اس میں شامل کئے گئے ہیں)۔

اس سے دوسرے صحت مند بچوں کو بھی یہ مرض لگ سکتا ہے۔ اس کے بجائے اس ادارہ نے امریکہ میں پولیو ڈراپس پلانے کے بجائے پولیو کے انجکشن لگانے کی سفارش کی ہے۔ تاکہ پولیو کے پچھلے خطرات کو کم کیا جاسکے۔ لیکن اس نئے انجکشن کا خرچ اٹھانا عوام الناس میں ہر ایک کے بس کی بات نہیں، کیونکہ ایک انجکشن کی قیمت تقریباً پانچ ہزار روپے ہے۔ ظاہری بات ہے کہ اتنے مہنگے انجکشن ''تیسری دنیا'' (یعنی ایشیائی ممالک) کے بچوں کو تو دئے جانے سے قاصر رہے، اس لئے عالمی ادارہ صحت اور ''یونی سیف'' جیسے یہودی بین الاقوامی اداروں کے ذریعہ امریکی گوداموں میں کروڑوں کی تعداد میں بیکار ٹیری ''لیڈر لے کمپنی'' مسترد شدہ پولیو ڈراپس کی خوراکیں پیکنگ اور لیبل بدل کر دوسری کمپنیوں کے نام سے زبردست پروپیگنڈے کے ذریعہ ایشیائی ممالک میں مفت اور زبردستی پلائی جارہی ہیں تاکہ غیر یہودی قوموں خصوصاً مسلمانوں کی آئندہ نسلوں کو اپاہج بنا کر عالمی داؤدی سلطنت کے ذریعہ یہودی خوابوں کو شرمندہ تعبیر کیا جاسکے۔

ڈاکٹر ایلین کیمپ بیل لکھتے ہیں کہ پولیو کی ان بوندوں کے پینے سے مستقبل میں نئی نسلوں کے پولیو زدہ ہونے اور ایک خطرناک قسم کی زہر کے ذریعے جسم کے فالج ہو جانے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ بہر صورت، پاکستان، سعودی عرب، مصر، یمن، افغانستان، انڈونیشیا، نائیجیریا وغیرہ کثیر مسلم آبادی والے ملکوں میں ان پولیو ڈراپس کو پلانے کے بعد بھی اچھے خاصے صحت مند بچوں میں اچانک پولیو ہو جانے کے واقعات کے پیچھے یہی حقیقت کارفرما ہے کہ پلائے جانے والے پولیو ڈراپس میں موجود ''زندہ وائرس'' ہی پولیو کے اسباب بن جاتے ہیں......!!

ایک امریکی صحافی مائیکل ڈورمن نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ امریکہ ۱۹۷۰ء سے ۲۰۰۰ء تک ڈاکٹر ''جوناس سیلک'' کے ذریعہ بنائے گئے پولیو ویکسین تیس سال کے عرصے میں صرف عیسائی بچوں کو ہی پلائے گئے تھے، جبکہ امریکہ کے ڈیڑھ فیصد سے بھی کم یہودیوں نے ''مذہبی اسباب'' کا بہانہ لے کر اپنے بچوں کو پولیو ڈراپس پلانے سے انکار کر دیا تھا۔!!

پولیو ڈراپس کے سلسلے میں سب سے تشویش ناک بات یہ ہے کہ: یورپ میں ''میسوتھیلی یوما کینسر'' کے ماہرین میں سے ڈاکٹر ''ٹیڈ گرنی'' جو ایک خطرناک وائرس SV-40 پر ریسرچ کر رہے ہیں، ان کا دعویٰ ہے کہ یہ وائرس SV-40 انسانوں میں کینسر پھیلانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اس وائرس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ اتنا خطرناک ہے کہ اگلی نسل انسانی میں بغیر کوئی ٹیکہ یا انجکشن لگائے پیدائشی طور پر مستقل ہو سکتا ہے۔ یہ مہلک اور خطرناک ترین وائرس، پولیو ویکسین میں پائے جانے کے شواہد تجربات کے بعد ملے ہیں اور ان شہادتوں کے بعد کہ پولیو ویکسین میں کینسر کا خطرناک جرثومہ SV-40 موجود ہے۔ کینسر کے ان ماہرین کی رپورٹ پر ہی امریکہ کے محکمہ تحفظ صحت (CDC) نے امریکہ میں پولیو ڈراپس پلانے پر مکمل طور پر پابندی عائد کی تھی، مگر ''یہودی ربی'' کے دباؤ پر اس حکم امتناعی کی وجہ صرف یہ ظاہر کی گئی کہ اس میں کچھ زندہ پولیو کے جراثیم پائے گئے ہیں۔

بہر نوع! اس بات میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ عالمی محکمہ صحت اور یونی سیف (UNICEF) جیسے صیہونی ادارے ایشیائی ملکوں، خصوصاً برصغیر میں زبردستی اور مسلسل ''پولیو ڈراپس'' پلا کر ایشیائی قوموں بالخصوص مسلمانوں کے معصوم بچوں کے خون میں SV-40 نامی کینسر کا وائرس اور پولیو کے زندہ جراثیم دانستہ طور پر پہنچا کر ان کی آئندہ نسلوں کو اپاہج اور تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

جہاں تک ایڈز کے پھیلنے کے ممکنہ خطرات اور امکانات کی بات ہے تو یہ جان لیوا مرض بھی ان صیہونی درندوں کی اپنے دشمنوں (خصوصاً مسلمانوں) کے خلاف حیاتیاتی اسلحوں کی جنگ کا ایک مہلک ہتھیار ہے۔ جس کا جرثومہ (VIRUSES) اصلیت میں لیبارٹری میں مصنوعی طور پر تیار کیا گیا وائرس ہے، جس کو HIV کا نام دیا گیا ہے۔ یہ جرثومہ جس کو پہلے چیچک کے ٹیکوں کے ذریعہ اور اب ہیپاٹائٹس بی (B-HEPATITIS) کے ٹیکوں کے ذریعہ WHO کی مدد سے دنیا میں پھیلایا گیا ہے۔ ''لنڈن ٹائمز'' میں چھپی ایک رپورٹ کے مطابق افریقی ممالک میں ''ایڈز'' کی بیماری پھیلنے کی وجہ ۱۹۷۲ء میں عالمی محکمہ صحت اور ''یونی سیف'' (UNICEF) کے

باقی صفحہ 9 پر

حکم دیا۔ رسولوں علیہم السلام نے اس بات کا خوب اہتمام کیا۔ انہوں نے تبلیغ کا آغاز اس بات سے کیا کہ اپنی امتوں کو اس بات کی دعوت دی کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، ان کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں۔ انہوں نے اپنے اوقات تبلیغ کا ایک بہت بڑا حصہ اسی بات میں صرف کیا اور اس میں چنداں تعجب کی بات نہیں، کیونکہ توحید دین کی اساس، اس کے اونٹ کی کوہان کی بلندی (یعنی دین کی بلند ترین بات ہے) اور اس کا ستون اول ہے۔ توحید اور اللہ تعالیٰ کے لیے ذلی اخلاص کے بغیر اللہ تعالیٰ کوئی نیکی اور عمل قبول نہیں کرتے ●

بقیہ پولیو مہم......ایک نظر میں!

ذریعہ لگائے گئے چیچک کے ٹیکوں کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ افریقی بندروں کی ایک مخصوص قسم GREEN MONKEY پر ''ایڈز'' کے جراثیم پھیلانے کی ذمہ داری ڈالنا WHO کا ''سفید جھوٹ'' اور قطعی پروپیگنڈہ ہے، کیونکہ بقول ڈاکٹر ''ڈگلس ایم ڈی'' بندروں کی ''جین''(GENE) کی بناوٹ کا تجزیہ بتاتا ہے کہ بندروں کے ذریعہ قدرتی طور پر ایڈز کے وائرس کا انسانوں کے جسم میں داخل ہونا ممکن ہی نہیں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ۱۹۷۹ء میں امریکہ کے مختلف شہروں میں آخر ''ایڈز'' وبا کیسے پھیلی؟ کیا وہاں بھی افریقی بندر ''ایڈز'' پھیلانے پہنچ گئے تھے۔؟؟ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت مختلف امریکی شہروں میں ہم جنسی کی لعنت میں گرفتار مردوں کو دیے گئے ہیپا ٹائٹس کے ٹیکوں کے ذریعہ ہی ''ایڈز'' وہاں پھیلا تھا۔ اس سلسلے میں قابل غور بات یہ ہے کہ .W.H.O اور UNICEF کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ ہیپا ٹائٹس بی جواب تک دنیا بھر میں پچاس کروڑ سے زائد لوگوں کو لگایا جا چکا ہے، وہ بھی پولیو ڈراپس کی طرح صیہونی مملکت ''اسرائیل'' میں نہیں لگایا جاتا ہے اور اس پر وہاں مکمل پابندی عائد ہے۔

پولیو ڈراپس کے بارے میں یہ بات طے شدہ ہے کہ وہ بندروں کے گردوں کے خلیات سے تیار کیا جاتا ہے، جس میں ''STRUCTURE''. ڈی این اے (DNA) اور آر این اے (RNA) پوری طرح موجود ہوتا ہے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر بندر وخنزیر جیسے حرام جانوروں کا نہ صرف گوشت کھانا حرام ہے بلکہ ان کے جسم کے کسی بھی جزء کا اکلاً وشرباً استعمال بھی شرعی طور پر جائز نہیں۔ اس بات کو ہمیں نظر انداز نہ کرنا چاہئے کہ اس کے علاوہ مذکورہ بالا حقائق کے پیش نظر جب ہمارے دیرینہ دشمن یہود، ہماری آئندہ نسلوں کو ناکارہ اور تباہ وبرباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں تو ہم دانستہ طور پر ان کی اسی مہم میں معاون اور آلہ کار کیوں بنیں؟۔

اگر ہمیں آئندہ نسلوں کا تحفظ اور مستقبل میں مسلمانوں کی بقاء اور ایمان عزیز ہے تو ہمیں ذاتی مفاد اور چند سکوں کے لالچ سے دست بردار ہو کر مسلمانوں کی ''نسل کشی'' کی اس خطرناک مہم سے دامن کش ہو جانا چاہئے۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ آج ہمارے بہت سے بے روزگار مسلمان نوجوان اور پردہ نشین خواتین ذاتی مفاد اور چند روپوں کے لالچ میں پولیو(POLIO) کی اس زہریلی مہم کے ورکر بنے ہوئے ہیں اور گھر گھر جا کر یہ میٹھا زہر مسلمانوں کے معصوم بچوں کے حلق میں اتارتے ہوئے جھجک تک محسوس نہیں کرتے۔ پھر غضب بالائے غضب یہ ہے کہ اب ''علماء کرام'' کو بھی اس اسلام دشمن اور انسانیت سوز مہم میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور بعض علماء اپنی سادہ لوحی اور حقیقت سے لاعلمی کی بنا پر اپنے دشمن یہودیوں کی اس ''جنگی مہم'' میں ان کے معاون اور آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید میں وہ حق تعالیٰ کا یہ فرمان برابر پڑھتے اور طلباء عزیز کو پڑھاتے رہتے ہیں:

﴿لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ﴾ (المائدہ: ۸۲)

''لوگوں میں مومنوں کا سب سے سخت دشمن تم قوم یہود کو پاؤ گے اور ان لوگوں کو جو شرک کرتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے نرم گوشہ ان لوگوں کے دلوں میں ہے جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہلاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں درویش اور عبادت گذار لوگ پائے جاتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔''

کیا ہمارے علماء کرام اور دردمندان ملت اس سلسلے میں اپنی خصوصی توجہ مبذول فرما کر کوئی عملی اقدام اٹھانے کی زحمت گوارہ فرمائیں گے؟ ●●